دُعائیہ جنگجو
سبق 6
2 تا 8 مئی

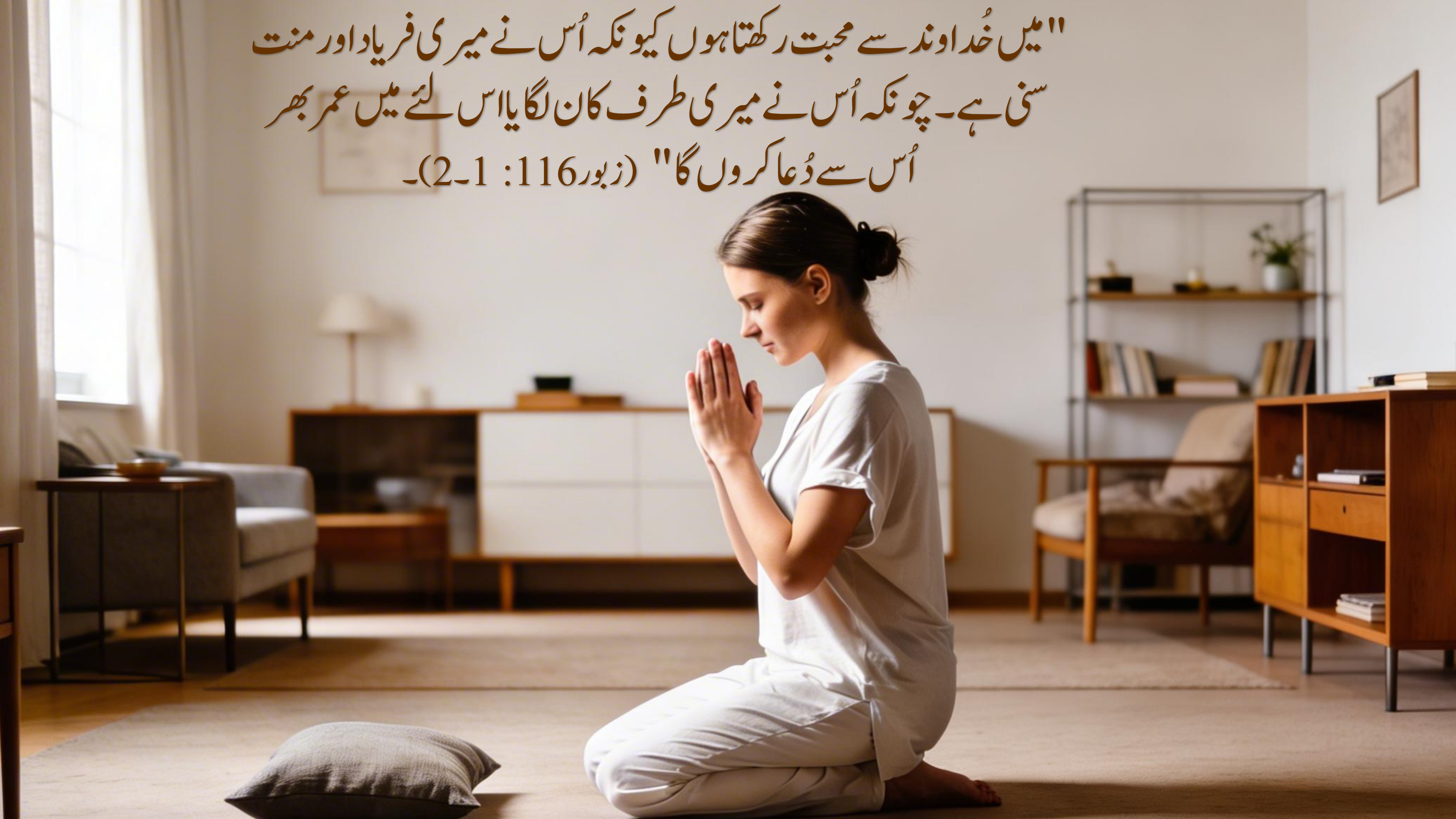
"میں خُداوند سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ اُس نے میری فریاد اور منت
سنی ہے۔ چونکہ اُس نے میری طرف کان لگایا اس لئے میں عمر بھر
اُس سے دُعا کروں گا" (زبور 116: 1۔2)۔

تمام مخلوقات بشمول انسانیت کو خُدا نے ایک دوسرے کے ساتھ اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

بد قسمتی سے آدم اور حوا کے گناہ کی وجہ سے انسانوں نے خُدا کے ساتھ براہ راست بات چیت کرنے کی صلاحیت کھودی۔

لیکن خُدا نے ہمیں ایک تحفہ دیا ہے۔ یعنی ٹیلیفون جو ہمیں اس کے ساتھ بات چیت جاری رکھنے کی اجازت دیتا ہے: دُعا۔ دانی ایل، حنوک اور موسیٰ اس کی مثالیں ہیں کہ ہم اس طاقتور تحفے کو کیسے استعمال کر سکتے ہیں

دانی ایل:

- خطرناک حالات میں دُعا کرنا
- صحیح حالت میں دُعا کرنا

حنوک

- دُعائیہ زندگی

موسیٰ

- خُدا سے بات چیت کرنا
- شفاعتی دُعائیں

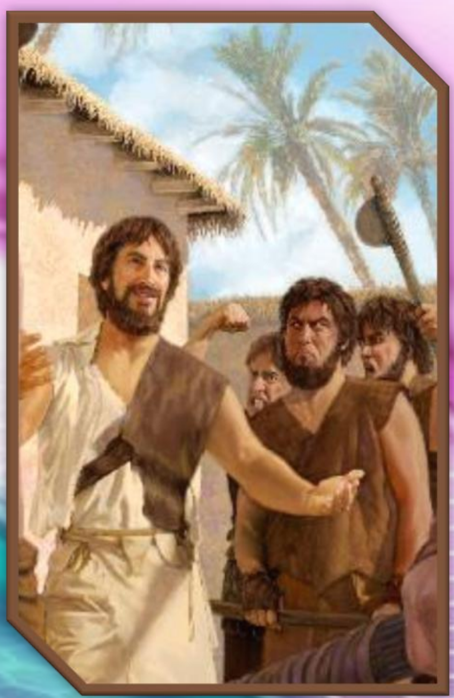

دانی ایل

خطرناک حالات میں دُعا کرنا

"اور میں نے خُداوند خُدا کی طرف رُخ کیا اور میں منت اور مناجات کر کے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اُس کا طالب ہوا" (دانی ایل 9:3)

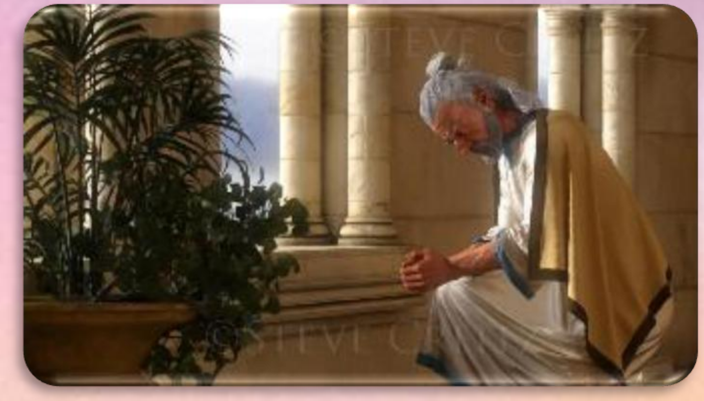

خُدا پر اُس کے بھروسے کی وجہ سے دانی ایل کو ذہانت، خوابوں کی تعبیر اور حکمت حاصل ہوئی (دانی ایل 1: 8، 17، 20)۔ جب اُس کی اور اُس کی دوستوں کی زندگی خطرے میں تھیں، تو اُس نے دُعا کے لئے خداوند کی طرف رجوع کیا (دانی ایل 2: 17۔20)

دُعائیہ زندگی کے بعد، دانی ایل کو کونسی خصوصیات حاصل تھیں (دانی ایل 6: 3۔5)؟

- اچھا ایڈمنسٹریٹر
- سالمیت
- محنتی
- ناقابل جلانے والا
- قابل اعتماد
- اعزاز یافتہ
- وفادار
- وفادار اور
- بغیر کسی بری عادت کے

خطرناک حالات میں دُعا کرنا

"اور میں نے خُداوند خُدا کی طرف رُخ کیا اور میں منت اور مناجات کر کے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اُس کا طالب ہوا" (دانی ایل 3:9)

خُدا دانی ایل کی دُعا کی طرف متوجہ تھا (دانی ایل 9: 20۔23؛ 12:10)، خُدا کے ساتھ اس بندھن کو توڑنے ہی سے دشمن اُسے نقصان پہنچا سکتا تھا (دانی ایل 6: 5۔7)۔ موت کے اس خطرے کا سامنا کرتے ہوئے دانی ایل نے اپنی دُعا کی عادت کو برقرار رکھا (دانی 10:6)۔

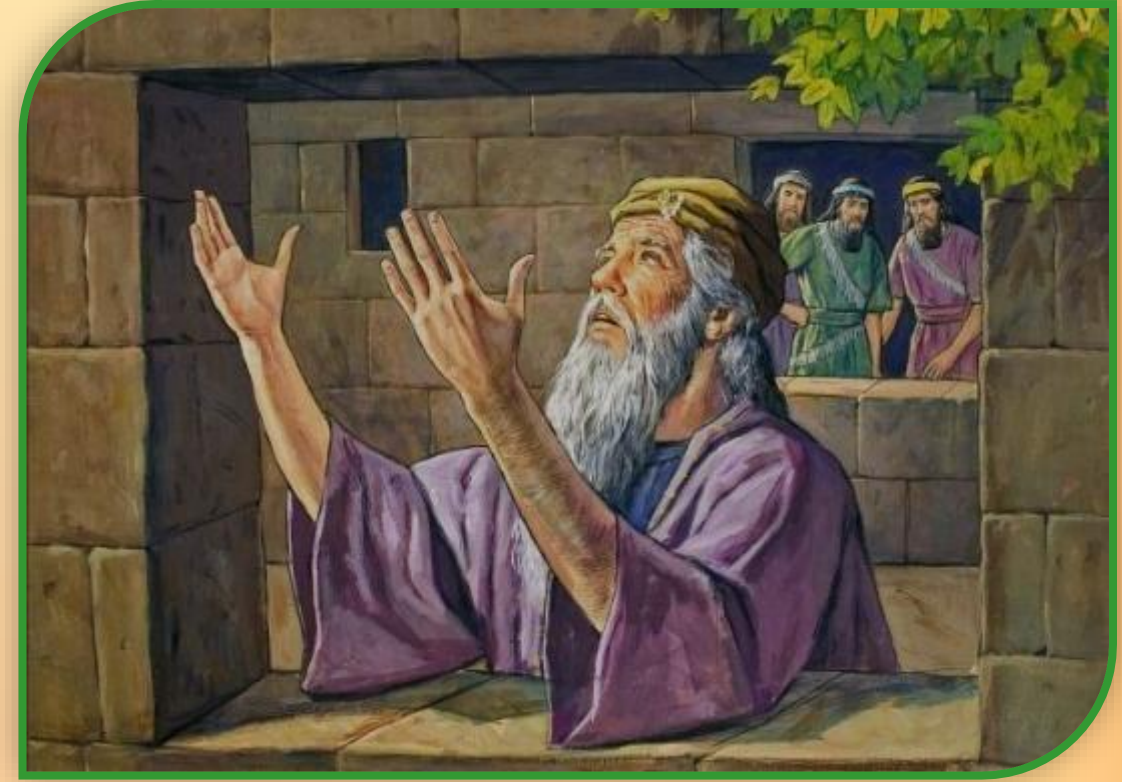

وہ مستقل مزاج تھا، دن میں تین بار دُعا کرتا تھا۔

یہ طے تھا کہ وہ اپنے گھر کی کھڑکی یروشیلیم کی طرف کھولے گا۔

اُس کی عادت تھی کہ وہ گھٹنے ٹیک کر دُعا کرتا تھا۔

اُس نے شکر گزاری اور دُعا پر توجہ مرکوز کی۔

صحیح حالت میں دُعا کرنا

"جب دانی ایل نے معلوم کیا کہ اُس نوشتہ پر دستخط ہو گئے تو اپنے گھر میں آیا اور اُس کی کوٹھری کا دریچہ یروشلیم کی طرف کھلا تھا وہ دن میں تین مرتبہ حسب معمول گھٹنے ٹیک کر خُدا کے حضور دُعا اور اُس کی شکر گزاری کرتا رہا" (دانی ایل 10:6)۔

جب ہم دُعا کرتے ہیں، تو ہم خُدا سے ایسے بات کرتے ہیں جیسے ہم کسی دوست سے بات کر رہے ہوں۔ تاہم خُدا ہماری طرح نہیں وہ کائنات کا بادشاہ ہے۔

اس لئے دانی ایل اپنی عادت کے مطابق گھٹنے ٹیک کر دُعا کرتا تھا، وہ اقرار کرتا تھا کہ وہی اُس کا مالک ہے۔ چونکہ ہم کسی بھی حالت میں اور کسی بھی جگہ پر خُدا سے دُعا کر سکتے ہیں۔ اس لئے بعض اوقات ایسا کرنا ممکن اور ضروری نہیں ہوتا۔ ہوتا۔

آنکھیں بند کرنے سے ہم دُعا پر پوری توجہ مرکوز کرتے ہیں، لیکن بعض حالات میں ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا (پیدل چلنا یا گاڑی چلانا وغیرہ)۔

اہم بات یہ ہے کہ ہماری دُعائیں اس احترام کے ساتھ کی جائیں جس کا خُدا مستحق ہے۔

صحیح حالت میں دُعا کرنا

"جب دانی ایل نے معلوم کیا کہ اُس نوشتہ پر دستخط ہو گئے تو اپنے گھر میں آیا اور اُس کی کوٹھری کا دریچہ یروشلیم کی طرف کھلا تھا وہ دن میں تین مرتبہ حسب معمول گھٹنے ٹیک کر خُدا کے حضور دُعا اور اُس کی شکر گزاری کرتا رہا" (دانی ایل 10:6)۔

بائبل مقدس میں ہمیں ایسی مثالیں ملتی ہیں، جب لوگوں نے اپنے خاص حالات میں فرق فرق طریقے سے دُعا کی۔

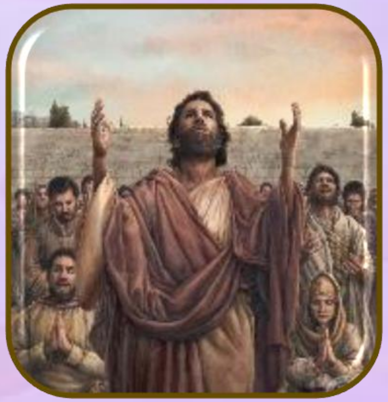

یہوسفط نے لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر دُعا کی (2تواریخ 5:2)

شکر گزاری کے لئے داؤد خُدا کے سامنے بیٹھ گیا (2سموئیل 18:7)۔

سلیمان نے ہاتھ اُٹھا کر اور گھٹنے ٹیک کر دُعا کی (1سلاطین 54:8)۔

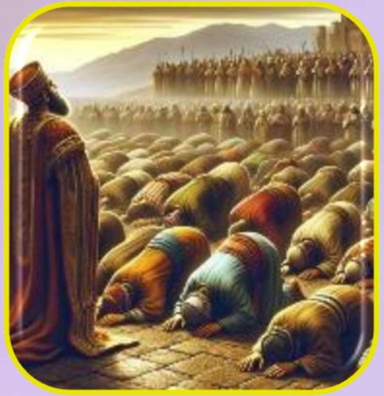

لوگوں نے سجدے میں جا کر دُعا کی (نحمیاہ 6:8)۔

داؤد نے اپنے بستر پر سجدہ ریز ہو کر دعا کی (1سلاطین 47:1)۔

نحمیاہ نے بادشاہ کے سامنے خاموشی سے کھڑے ہو کر دعا کی (نحمیاہ 2: 1-4)

ہمارے موقف سے قطع نظر، بائبل ہمیں بلاناغہ دُعا کرنے کی تاکید کرتی ہے (1 تھسلنیکیوں 17:5) ثابت قدمی سے (کلسیوں 2:4)۔ اور مسلسل (رومیوں 12:12)۔

حنوک

دُعائیہ زندگی

"اور حنوک خُدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور وہ غائب ہو گیا کیونکہ خُدا نے اُسے اُٹھالیا" (پیدائش 5:24)

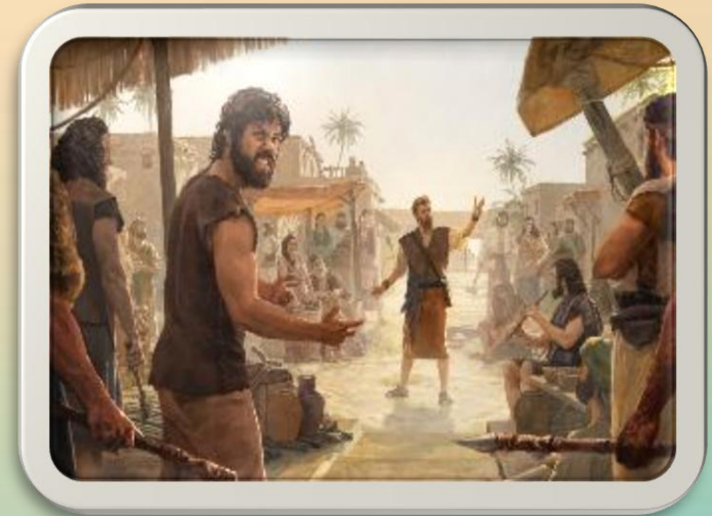

حنوک مشکل حالات میں رہتا تھا، جب طوفان سے پہلے کے لوگوں کی بدی بڑھ رہی تھی۔ اُس کے ہاں بیٹے کی پیدائش کے وقت، خُدا کے متعلق اُس کی سمجھ میں وسیت آئی، اور اُس کے ساتھ اُس کا تعلق بڑھ گیا (پیدائش 5: 21-24)۔

اس تعلق میں دُعا اہم عنصر تھی۔ اُس کا کام جتنا شدید اور فوری ہوتا گیا، اُس کی دُعائیں اتنی ہی مستقل باور پر جوش تھیں۔ بعض اوقات وہ خُدا کے ساتھ زیادہ رابطہ کرنے کے لئے ویران جگہوں پر چلا جاتا تھا۔ تاہم وہ ہمیشہ لوگوں کے پاس واپس آیا تاکہ ان کے ساتھ خُدا کے بارے میں علم کو بانٹ سکے۔

روزمرہ کی زندگی کی ہلچل اور کام کاج کی خاموشی میں خُدا ہماری دُعائیں سنتا ہے۔ زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں وہ ہمیں دیکھ اور سن نہ سکے۔ ہم اپنی دُعا کو الفاظ کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں (جو ہمیں توجہ مرکوز کرنے میں مدد کرتے ہیں) یا ہم خاموشی سے دُعا کر سکتے ہیں (جو ہمیں اپنے خیالات کے اظہار میں مدد دیتے ہیں)۔ اہم بات یہ ہے کہ دُعا میں خُدا کے ساتھ بات چیت کرنا کبھی بند نہ کریں۔

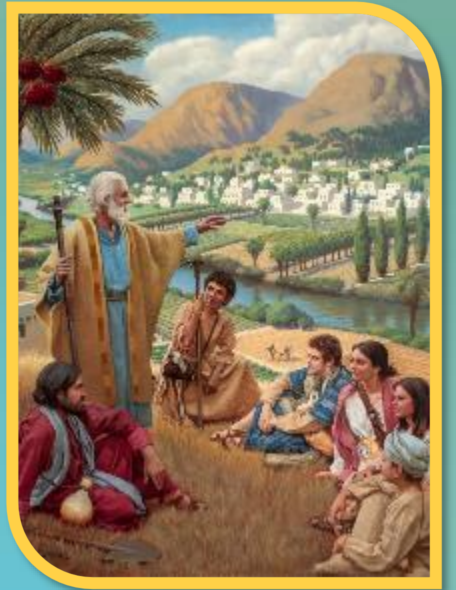

موسیٰ

خُدا سے گفتگو

"اور اُس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند جس سے خُداوند نے رُوبرو باتیں کیں نہیں اُٹھا" (استثنا34: 10)۔

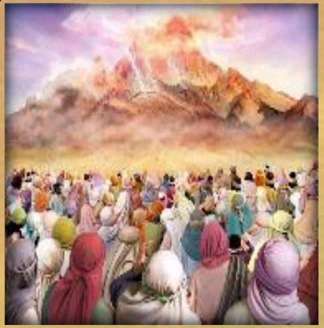

کوہ سینا سے خُدا کی براہ راست آواز سن کر بنی اسرائیل کے لوگوں نے کہا کہ وہ اُن سے براہ راست بات نہ کرے کیونکہ وہ اُس کی آوز کی وجہ سے مرنے سے ڈرتے ہیں (خروج20: 18۔19)۔

موسیٰ کے معاملے میں ایسا نہیں تھا، جو خُدا کے ساتھ براہ راست بات کرتا تھا (استثنا34: 10)۔ 40سال تک (جلتی جھاڑی سے لے کر اُس کی موت تک) موسیٰ اور خُدا کے درمیان باقاعدہ مکالمے ہوتے رہے (خروج33: 9۔11)۔

بائبل مقدس میں کئی چالیس دِن کے ادوار درج ہیں جن میں خُدا نے موسیٰ کو مقدس کی تعمیر اور مختلف قوانین سے آگاہ کیا۔ ان مکالموں کے دوران موسیٰ نے لوگوں کی شفاعت بھی کی۔

ہمیں خُدا سے روبرو بات کرنے کا استحقاق حاصل نہیں ہے، لیکن دعا ہمیں اُس کے ساتھ براہِ راست بات چیت کرنے کی اجازت دے کر اس خلا کو پُر کرتی ہے۔

شفاعتی دُعائیں

"اور خُداوند ہارون سے ایسا غصہ تھا کہ اُسے ہلاک کرنا چاہا پر
میں نے اُس وقت ہارون کے لئے بھی دُعا کی"
(استثنا 20:9)

شفاعتی دُعائیں وہ ہیں جن میں ہم کسی دوسرے کی طرف سے دُعا کرتے ہیں (یعقوب 16:5؛ متی 5:44؛ 1 تیمتھیس 2: 1۔4)۔ موسیٰ نے بہت سے مواقع پر مختلف وجوہات کی بدولت دوسروں کے لئے شفاعتی دُعائیں کیں:۔

★ اپنے خاندان کے لوگوں کے لئے

ہارون کے گناہ کی وجہ سے (استثنا 20:9)۔

کی وجہ سے (گنتی 12: 10۔13)۔

★ دوسرے لوگوں کے لئے

جب انہیں پیاس لگی (خروج 15: 24۔25)۔

جب انہیں بھوک لگی (گنتی 11: 11۔13)۔

جب انہوں نے گناہ کیا (خروج 32: 30۔32)۔

کس بات نے موسیٰ کو قائل کیا کہ وہ دوسروں کے لئے دُعا کرے؟

یہ چیزیں ہمیں بھی متاثر کرنی چاہیئے: دوسروں سے محبت کی کے لئے ہم دوسروں کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

"ہمیں خاندانی حلقہ میں دُعا کرنی چاہیے اور سب سے بڑھ کر ہمیں پوشیدہ دعا سے غافل نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ روح کی زندگی ہے، اس کے بغیر روح کا نشوونما پانا ممکن ہے۔ صرف خاندانی یا عوامی دعا ہی کافی نہیں ہے۔ تنہائی میں روح کو خدا کو پرکھنے دیا جائے، خفیہ دعا صرف دُعا کرنے والے کے سننے کے لئے نہیں ہوتی۔ پوشیدہ دُعائیوں میں روح ارد گرد کے اثرات اور ارد گرد کے بوجھ سے آزاد ہوتی ہے۔ سکون سے لیکن جوش سے یہ دُعا خُدا کے حضور پہنچ جائیں گے۔ میٹھا اور قائم رہنے والا اثر ہو گا اس کی طرف سے جو چھپ کر دیکھتا ہے، جس کے کان دل سے اٹھنے والی دعا کو سننے کے لیے کھلے ہوتے ہیں۔"

EGW (Steps to Christ, p. 98)